روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

# الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 8 ستمبر 2010ء 28 رمضان 1431 ہجری 8 تبوک 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 188

## معتکفین کے لئے ہدایت

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا۔آپ کے لئے کھجور کی خشک شاخوں کا حجرہ بنادیا گیا۔ایک رات آپؐ نے سر مبارک باہر نکالا اور فرمایا اے لوگو جب نمازی نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے راز و نیاز میں مگن ہوتا ہے اس لئے وہ جان لے کہ وہ کس سے راز و نیاز کر رہا ہے اور کوئی شخص قراءت اتنی بلند آواز سے نہ کرے کہ دوسروں کی قراءت میں خلل ڈالے۔

(مسند احمد - مسند المکثرین حدیث 5853)

# ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

تیسری قسم کی عبادت جس کا (۔) نے حکم دیا ہے وہ روزہ ہے۔روزوں کا حکم بھی قریباً سب مذاہب میں مشترک ہے مگر جس صورت اور جس شکل میں (۔) نے اس کو پیش کیا ہے اور محفوظ رکھا ہے وہ باقی مذاہب سے نرالی ہے۔(۔) میں روزوں کی یہ صورت ہے کہ ہر بالغ عاقل کو برابر ایک مہینہ کے روزے رکھنے کا حکم ہے سوائے اس صورت کے کہ کوئی شخص بیمار ہو یا اسے بیماری کا یقین ہو یا سفر پر ہو یا بالکل بوڑھا اور کمزور ہو گیا ہو۔ایسے لوگ جو بیمار ہوں یا سفر پر ہوں ان کے لئے حکم ہے کہ وہ دوسرے اوقات پر روزہ رکھیں اور جو بالکل معذور ہو گئے ہوں ان کے لئے کوئی روزہ نہیں۔روزہ کی یہ صورت ہے کہ پو پھٹنے سے لے کر سورج کے غروب تک کوئی چیز کھائے نہ پیئے نہ کم نہ زیادہ اور نہ مخصوص تعلقات کی طرف توجہ کرے۔پَو پھٹنے سے پہلے چاہئے کہ کھانا کھالے اور پانی پی لے تا جسم پر غیر معمولی بوجھ نہ پڑے صرف شام ہی کو کھانا کھا کر متواتر روزے رکھنے کو شریعت نے ناپسند کیا ہے۔

روزہ کی حکمتیں قرآن کریم نے یہ بتائی ہیں۔لتکبروا اللہ ......تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا اظہار کرو اس وجہ سے کہ اس نے تم کو سچا راستہ دکھایا ہے اور تاکہ تم میں شکر کرنے کا مادہ پیدا ہو یعنی ایک فائدہ تو یہ مدنظر ہے کہ تم ان دنوں میں بوجہ سارا دن کھانے پینے کے شغلوں سے فارغ رہنے کے اور مادیت کی طرف سے توجہ کے ہٹ جانے کے اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ کرو گے۔دوسرے یہ فائدہ مدنظر ہے کہ اس طرح بھوک کی تکلیف محسوس کر کے تمہارے دل میں شکر گزاری کا مادہ پیدا ہو گا۔کیونکہ انسان کا قاعدہ ہے کہ جب تک اس کے پاس کوئی نعمت ہوتی ہے اس کی اسے قدر نہیں ہوتی جب چھن جائے تو اس کی قدر محسوس ہوتی ہے۔بہت سے آنکھوں والے آدمیوں کے کبھی ساری عمر ذہن میں نہیں آتا کہ آنکھیں بھی کوئی بڑی نعمت ہیں۔لیکن جب کسی کی آنکھیں جاتی رہتی ہیں تب اسے معلوم ہوتا ہے کہ آنکھیں اللہ تعالیٰ کی کیسی نعمت ہیں۔اسی طرح روزہ میں جب انسان بھوکا رہتا ہے اور اسے بھوک کی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔تو تب اسے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اسے کیسا آرام بخشا ہے اور یہ کہ اسے اس آرام کی زندگی کو نیک اور مفید کاموں میں صرف کرنا چاہئے نہ کہ لہو ولعب میں۔

﴿ احمدیت .........، انوار العلوم جلد 8 صفحہ 161 ﴾

## ضرورت واقفین ڈاکٹرز

مجلس نصرت جہاں کے تحت عارضی وقف کرنے والے ڈاکٹر صاحبان کے متبادل بھجوانے کیلئے، نیز نئے ہسپتال اور کلینک جاری کرنے کی غرض سے مجلس نصرت جہاں کو واقفین ڈاکٹرز کی ضرورت ہے۔ایسے مخلصین جو خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں اور کم از کم MBBS ہوں ان سے درخواست ہے کہ خدمت کے اس میدان میں آگے آئیں اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنا وقف پیش کریں۔زائد کوالیفکیشن والے ڈاکٹر صاحبان کی بھی ضرورت ہے۔

معلومات کیلئے درج ذیل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں
دفتر مجلس نصرت جہاں احاطہ دفاتر تحریک جدید ربوہ۔
ضلع چنیوٹ فون نمبر:۔دفتر 0476212967،
موبائل نمبر:-03327068497

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

## داخلہ عائشہ اکیڈمی

### (دینیات کلاس)

موسم گرما کی تعطیلات کے بعد ادارہ مورخہ یکم ستمبر 2010ء سے کھل چکا ہے۔دینیات کلاس میں داخلہ برائے فرسٹ سمیسٹر شروع ہے اور 30 ستمبر تک جاری رہے گا۔درخواستیں سادہ کاغذ پر بنام پرنسپل بھجوائیں۔

داخلہ کیلئے کم از کم معیار میٹرک ہے۔ایف۔اے اور بی۔اے پاس خواتین اور بچیاں بھی دینی وعلمی ترقی کیلئے داخل ہو کر استفادہ کرسکتی ہیں۔عمر کی حد مقرر نہیں ہے۔شادی شدہ خواتین بھی داخلہ لے سکتی ہیں۔زیادہ سے زیادہ خواتین او ربچیاں داخل ہو کر مستفید ہوں۔تمام درخواستیں عائشہ دینیات 3/14 دار العلوم غربی حلقہ ثناء میں بھجوائیں۔

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

مکرم مظفر کرامت صاحب صدر مجلس انصار اللہ سوئٹزر لینڈ

# جماعت احمدیہ سوئٹزر لینڈ کی دوسری چیریٹی واک

## زیر اہتمام: مجلس انصار اللہ سوئٹزر لینڈ

خدا تعالیٰ کے فضل سے سوئٹزر لینڈ میں دوسری چیریٹی واک مورخہ 29 مئی 2010ء کو نیوشاتل شہر میں منعقد ہوئی، خاکسار نے مجلس انصار اللہ سوئٹزر لینڈ کے قائد عمومی و معاون صدر ملک عارف محمود صاحب کو ناظم چیریٹی واک مقرر کیا۔ ملک صاحب نے فوری طور پر اپنی ٹیم تشکیل دی اور فلاحی تنظیم Terre-des hommes کی پریذیڈنٹ Christine Brosteaux سے رابطہ کیا۔

نوشاتل سوئٹزر لینڈ کے شمال مغرب میں فرانسیسی بولنے والے علاقہ کا مشہور شہر ہے، جو کہ گھڑیوں کی صنعت میں صفِ اوّل میں ہے۔ زیورخ سے تقریباً 130 کلو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ مذکورہ تنظیم پچاس سال سے انسانی ہمدردی کے تحت بیمار اور دکھی انسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے دنیا بھر میں کام کر رہی ہے اور اس کا مرکزی دفتر نوشاتل شہر میں ہے۔

Terre-des -hommes تنظیم کی پریذیڈنٹ Christine Brosteaux سے بات چیت میں چیریٹی واک کے متعلق تفاصیل طے ہوئیں۔ اس دوران جماعت کا تفصیلی تعارف کروانے کا موقع بھی ملا۔

شہر میں تقریبات منعقد کرنے کے لئے بعض قانونی تقاضے بھی پورے کرنے ہوتے ہیں، چنانچہ شہر کی انتظامیہ پولیس سے اجازت حاصل کی اور اس مقصد کے لئے پروگرام کے مطابق تین ہال بک کروائے گئے جس کے ساتھ 50 کے قریب پرائیویٹ پارکنگ کا بھی انتظام کیا گیا۔ چونکہ ہال شہر کے وسط میں واقع ہیں اور پارکنگ کی گنجائش بہت کم ہوتی ہے۔ اہل محلہ کو چیریٹی واک کے نیک مقصد اور جماعت کا تعارف کروایا تو بعض نے اپنی پرائیویٹ پارکنگ بھی پروگرام کے لئے پیش کر دیں۔ جس سے آنے والے مہمانوں کو کافی سہولت رہی۔

نوشاتل کی سب سے بڑی اخبار "Le Express" نے چیریٹی واک کے انعقاد سے دو روز قبل 'چیریٹی واک پھر اس سال' کی شہ سرخی کے ساتھ خبر شائع کی۔ یہ پیغام چالیس ہزار آبادی تک پہنچا۔ یہاں یہ بھی یاد رہے کہ اسی اخبار نے گزشتہ سال بھی جماعت احمدیہ کے تعارف میں ایک تفصیلی آرٹیکل لکھا تھا۔

مورخہ 29 مئی 2010ء کی صبح ملک صاحب اپنی ٹیم کے ہمراہ مقررہ جگہ پر پہنچ گئے گیارہ بجکر پندرہ منٹ تک پورے ملک سے تمام لوگ وہاں پہنچ گئے۔ محترم طارق ولید طارنوطسر صاحب امیر جماعت سوئٹزر لینڈ، مکرم صداقت احمد صاحب مربی سلسلہ و مشنری انچارج اور دیگر عہدیدار پہلے ہی پہنچ چکے تھے۔

Terre-des -hommes تنظیم کی پریذیڈنٹ Christine Brosteaux بھی وہاں موجود تھیں۔ محترم امیر صاحب نے تنظیم کی پریذیڈنٹ کے ساتھ مختصر تعارف کے بعد اجتماعی دعا کروائی اور اس کے ساتھ ہی واک کا آغاز ہو گیا۔

چیریٹی واک کا یہ قافلہ بل کھاتا ہوا رواں دواں ٹرین کی طرح آگے بڑھتا جا رہا تھا۔ قافلہ کی منزل پولیس کے بنائے ہوئے نقشہ کے مطابق تھی۔ سب سے آگے دو انصار تین میٹر چوڑا بینر تھامے ہوئے تھے جس پر جلی حروف میں احمدیہ جماعت سوئٹزر لینڈ، محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں اور واک برائے امن لکھا تھا۔ جبکہ اس جھنڈے کے نیچے پچاس کے قریب انصار، خدام اور اطفال نے لکڑی کے کتبے اٹھائے ہوئے تھے۔ جن پر بھی چیریٹی واک جماعت احمدیہ 2010ء لکھا ہوا تھا۔ جبکہ قافلہ کے آخر پر با پردہ مستورات بھی شامل تھیں۔ تمام قافلہ وقار سے چلتا جا رہا تھا۔ قافلے کی شان اس لحاظ سے بھی نمایاں تھی کہ امسال متعلقہ تنظیم کی انتظامیہ نے اپنے اور جماعت احمدیہ عالمگیر کی صد سالہ جوبلی کے مشترکہ ''لوگو'' کے ساتھ 50 عدد ٹوپیاں (پی کیپ) تیار کروا کر جماعت کو تحفۃً پیش کیں جو کہ چیریٹی واک کے دوران تمام دوستوں نے سر پر پہن رکھی تھیں۔

قافلہ شہر کی خوبصورت اور بارونق گلیوں سے گزرتا ہوا شہر نوشاتل کے تاریخی قلعہ پر پہنچا جو کہ بلندی پر واقع ہے پرانے زمانہ میں یہاں شہر کے بادشاہ کی رہائش تھی۔ آجکل وہاں سرکاری دفاتر ہیں اور شہر ضلع کی پارلیمنٹ کے اراکین وہاں بیٹھتے ہیں۔ جبکہ سارا سال سیاحوں کا منظور نظر بھی بنا رہتا ہے۔

واک کے دوران قافلہ کو دیکھ کر شہر کے لوگ متوجہ ہوئے، بہت سے لوگوں کے دریافت کرنے پر اس قافلہ کا مقصد اور جماعت کا تعارف بتایا گیا اس واک میں 103 مرد و زن نے حصہ لیا جن میں 3 صومالین اور 10 سوس باشندے شامل تھے۔ قلعہ پر پہنچنے پر جماعتی فوٹو گرافر مکرم مبارک اسماعیل بٹ صاحب نے چند گروپ فوٹو بنائے۔

قلعہ سے واپس قافلہ اس سمت کی طرف بڑھا جہاں بازار میں ایک پھولوں کا سٹال پولیس کی اجازت کے ساتھ فلاحی تنظیم اور جماعت احمدیہ کے مشترکہ تعاون سے لگایا گیا تھا۔ جونہی قافلہ وہاں پہنچا تو احباب جماعت و خواتین نے سٹال سے پھول خریدے حتّٰی کہ تمام پھول ختم ہو گئے جن کی تعداد 100 کے لگ بھگ تھی۔

سٹال سے جن احباب نے پھول خریدے تھے راستہ میں آنے جانے والے راہگیروں کو تحفۃً پیش کئے محبت کا یہ نظارہ دیکھ کر سوس لوگ خاموش نہ رہ سکے اور بعض نے بے اختیار پوچھا کہ آپ کون لوگ ہیں؟ چنانچہ ایسے لوگوں کو جواباً جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا گیا۔

بالآخر قافلہ ایک گھنٹہ کی واک کے بعد گیارہ بج کر پچاس منٹ پر واپس مقررہ ہال پہنچا۔ یہ ہال شہر کے عین وسط میں ایک تاریخی میوزیم تھا۔

مہمان جونہی ہال میں بیٹھے تو اطفال نے سب کو پانی پلایا۔ ایک طرف خواتین بھی تھیں اور سامنے سٹیج اور اس کے پیچھے فلاحی تنظیم کا بڑا بینر تھا۔ ہال کو خوبصورت طریقہ سے سجایا گیا تھا مختلف جگہوں پر جماعت احمدیہ کا تعارف، عالمی دنیا میں خدمات اور چیریٹی واک کے پوسٹر بھی نظر آ رہے تھے۔ اس کے علاوہ مقامی زبان میں تعارفی لٹریچر اور ہیومینیٹی فرسٹ کے پمفلٹ بھی دستیاب تھے بعض سوس لوگ اپنی اپنی نشستوں پر اس کی ورق گردانی کر رہے تھے۔

گزشتہ چیریٹی واک کی جھلکیاں دکھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ چنانچہ پروجیکٹر کے ذریعہ ویڈیو کلپس دکھائے گئے جس میں فلاحی تنظیم CARITAS کے ڈائریکٹر HUBERT PEKINIO اور ملک عارف صاحب کا مشترکہ انٹرویو تھا جس میں خصوصاً ڈائریکٹر صاحب کی زبانی جماعتی خدمات کا ذکر شامل تھا یہ فلم چند منٹ تک جاری رہی۔

پھر باقاعدہ تقریب کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت اور فرنچ ترجمہ کے بعد مکرم شرافت پراچہ صاحب نے فرنچ زبان میں جماعت کا مختصر تعارف پڑھ کر سنایا۔ پھر محترم طارق ولید صاحب امیر جماعت سوئٹزر لینڈ نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

محترم امیر صاحب نے سب سے پہلے آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کرنے کے بعد 28 مئی کو پاکستان میں ہونے والے المناک حادثہ پر دلی دکھ کا اظہار کیا اور جماعت کا تعارف کرایا۔

آخر میں فلاحی تنظیم TR کی پریذیڈنٹ کو دعوت دی گئی۔ انہوں نے سب سے پہلے اپنی تنظیم کا تعارف کروایا کہ کس طرح دنیا بھر میں وہ خدمت کر رہی ہے۔ اور اس کے بعد جماعت احمدیہ کی کارکردگی کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ آپ کی جماعت کے مقاصد نیک ہیں اور آپ امن پسند لوگ ہیں اور آج کی چیریٹی واک کے حوالہ سے آپ سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ ایک نیک اور اچھے کام کے لئے آپ پورے ملک سے تشریف لائے ہیں۔ یہ میرے لئے قابل فخر بات ہے۔

تقریب کے آخر پر محترم امیر صاحب نے Terre-des -homme تنظیم کی پریذیڈنٹ Christine Brosteaux کو چیک پیش کیا۔

آخر پر ملک عارف محمود صاحب نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اس طرح یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ دعا کے بعد تمام مہمانوں کیلئے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ کھانے کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔

محض خدا کے فضل سے یہ پروگرام انتہائی کامیاب رہا۔ خدا تعالیٰ تمام شرکاء کو احسن جزاء عطاء فرمائے، آمین۔

## ہر جذبے سے سرشار

اک ہمت سے بیدار ہیں ہم
ہر جذبے سے سرشار ہیں ہم
ہم راہِ خدا کے راہی ہیں
ہر مشکل کو تیار ہیں ہم
ہم بوجھ اٹھانے والے ہیں
اس دھرتی کے معمار ہیں ہم
ہے امن ہماری فطرت میں
ہر الفت کے حقدار ہیں ہم
ہم بادل ہیں صحراؤں کے
ہر بستی کا گلزار ہیں ہم
تنویر افق پر جس کی ہے
اس مہدی کا اقرار ہیں ہم
اک عشق کا مرکز ہے اپنا
اک سوہنے کا دیدار ہیں ہم
پیغام ہمارا سچا ہے
ہر سچے دل کے پار ہیں ہم
اب وقت ہمیں کیا روکے گا
اب وقت کی ہر رفتار ہیں ہم

ناصر احمد سیّد

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم شیخ ناصر احمد خالد صاحب ۔ماڈل ٹاؤن لاہور

# محترمہ حبیب النساء بیگم صاحبہ

## والدہ مکرم شیخ خورشید احمد صاحب کا ذکر خیر

جماعت احمدیہ عالمگیر کے معروف بزرگ اور خادم سلسلہ حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب، سابق امام بیت الفضل لندن (1928ء-1933ء) ناظر امور عامہ قادیان و ناظر مال قادیان/ربوہ (1874ء-1959ء) مدفون بہشتی مقبرہ ربوہ کو خداتعالیٰ نے پہلی بیوی محترمہ خدیجہ بصری صاحبہ کے بطن سے مندرجہ ذیل دو بیٹے اور ایک بیٹی عطا فرمائی۔

(1) ڈاکٹر کیپٹن حافظ بدرالدین احمد صاحب ایم بی بی ایس کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور (1898ء-1961ء) مدفون بہشتی مقبرہ ربوہ۔

(2) محترمہ حبیب النساء بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ سلامت علی صاحب آف بھاٹی گیٹ لاہور (1903ء-1927ء) مدفون بہشتی مقبرہ قادیان اور

(3) مکرم پروفیسر شیخ محبوب عالم خالد صاحب مرحوم بی اے (آنرز) گورنمنٹ کالج لاہور۔ ایم اے (پنجاب یونیورسٹی) ایم اے (ناگپور یونیورسٹی انڈیا) بی ٹی (علی گڑھ مسلم یونیورسٹی انڈیا) (1909ء-2004ء) (مدفون بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

جب حضرت مصلح موعود نے جماعت احمدیہ میں امارت کا نظام قائم فرمایا تو سب سے پہلے خان صاحب کو امیر جماعت احمدیہ فیروزپور مقرر فرمایا۔ دوسرے نمبر پر حضرت سرچوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کو امیر جماعت احمدیہ لاہور مقرر فرمایا۔ خان صاحب فیروز پور کے علاوہ راولپنڈی کے بھی امیر جماعت رہے۔ آپ انجمن حمایت اسلام لاہور کے بانی مبانی عمائدین میں بھی شامل تھے۔ ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کے علاوہ آنریری مربی فلپائن اور نارتھ برٹش بورنیو (اب ملائشیا) بھی تھے۔ میرے والد محترم پروفیسر شیخ محبوب عالم صاحب خالد مرحوم سابق ناظر مال، پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (جس میں 1974ء کا پُرآشوب زمانہ بھی شامل ہے) ابتدائی ممبر و بانی جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور صدر، صدرانجمن احمدیہ پاکستان تھے۔ ان کی جماعتی خدمات کا سلسلہ 70 سال تک محیط ہے۔

اب میں کچھ باتیں اپنی پھوپھی جان محترمہ حبیب النساء بیگم صاحبہ کے بارے میں عرض کروں گا۔

آپ کی شادی آپ کے خالہ زاد محترم شیخ سلامت علی صاحب آف بھاٹی گیٹ لاہور سے ہوئی۔ شادی کے دس سال بعد آپ 1927ء میں ایک لمبی بیماری کے بعد قادیان میں نوجوانی میں 24 سال کی عمر میں انتقال فرماگئیں۔ ان کی یادگار ایک بیٹا مکرم شیخ خورشید احمد صاحب سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر اخبار الفضل قادیان/ربوہ حال مقیم ٹورانٹو (کینیڈا) ہیں۔ ان کی عمر 92 سال کے قریب ہے اور آجکل پیرانہ سالی اور دیگر عوارض کی وجہ سے بہت علیل ہیں۔ مرحومہ کی وفات کے وقت بھائی جان خورشید کی عمر 8 سال تھی۔ انہوں نے اپنی والدہ مرحومہ کی زندگی کے کچھ حالات اکٹھے کئے تھے۔ لیکن اب ان کی حالت ایسی ہے کہ لکھنے پڑھنے کی سکت نہیں رہی ہے۔ لہٰذا انہوں نے یہ ذمہ داری مجھے سونپی ہے۔ بھائی جان خورشید نے اپنا خط اور حوالہ جات کی ایک لسٹ میرے بھائی مکرم پروفیسر منور شمیم خالد صاحب ایم اے آف ربوہ کو ارسال کی تھی۔ انہوں نے خلافت لائبریری جاکر بہت محنت سے متعلقہ اخبارات نکلوا کر ان کی فوٹوسٹیٹ کاپی مجھے ارسال کی ہے تاکہ میں ان حوالہ جات کی روشنی میں اپنی مرحومہ پھوپھی جان کا ذکر خیر کروں۔ اس سلسلہ میں دو تین باتیں بہت اہم اور قابل ذکر ہیں۔

مرحومہ کی علالت کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تیمارداری کے لئے ہمارے مکان مبارک منزل قادیان میں تشریف لائے تھے۔ دوسرے مرحومہ کی نماز جنازہ آپ نے پڑھائی۔ میت کو کندھا دیا اور جنازہ کے ساتھ بہشتی مقبرہ قادیان تشریف لے گئے اور تدفین کے بعد دعا فرمائی۔ میرے تایا جان مکرم ڈاکٹر کیپٹن حافظ بدرالدین احمد صاحب کے نام حضور نے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے لکھا آپ کی ہمشیرہ مجھے بھی بہت عزیز تھیں۔ اسی قسم کا اظہار حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے نے بھی تحریر فرمایا تھا۔ آپ کی وفات 15،14 مارچ 1927ء کی رات ہوئی۔ اخبار الفضل قادیان میں آپ کی وفات کا اعلان 18 مارچ 1927ء کے پرچہ میں ہوا۔ 1927ء میں اخبار الفضل ہفتہ میں دوبار شائع ہوتا تھا۔ اخبار کے ایڈیٹر جناب خواجہ غلام نبی صاحب بلانوی تھے اور قیمت فی پرچہ ایک آنہ تھی۔ اخبار کی پیشانی پر یہ فقرہ لکھا ہوا ہے۔

''جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے 1913ء میں حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا''۔

تین سال کے بعد اخبار الفضل کو جاری ہوئے خداتعالیٰ کے فضل سے 100 سال ہوجائیں گے۔

اخبار الفضل میں مندرجہ ذیل وفات کا اعلان شائع ہوا۔ ''افسوس! محترمہ حبیب بیگم بنت خان صاحب منشی فرزند علی صاحب لمبی بیماری کے بعد 15،14 مارچ کی درمیانی رات آٹھ بجے کے قریب فوت ہوگئیں۔ مرحومہ اخیر وقت تک گفتگو کرتی رہیں اور موجود رشتہ داروں سے ان کے رشتہ کے مطابق وفات سے کئی گھنٹہ قبل آخری باتیں کرنی شروع کیں۔ خان صاحب فرماتے ہیں۔ اس گفتگو کے دوران سوائے اس وقت کے کہ جب مرحومہ نے مجھے کہا ''میں آپ کی خدمت نہ کرسکی'' کسی قسم کی رقت کا اظہار نہ کیا۔ حالانکہ گفتگو سننے والے سب رو رہے تھے۔ مرحومہ نہایت سعید اور قابل خاتون تھیں۔ مدرسہ خواتین میں باوجود گھر والی ہونے کے داخل ہوئیں اور اس شوق اور محنت سے پڑھائی کی کہ سب سے اول رہیں۔ مرحومہ جو ارادے اپنے دل میں رکھتی تھیں۔ وہ بہت ہی شاندار تھے۔ لیکن افسوس موت نے مہلت نہ دی۔ جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے پڑھایا اور قبر تک تشریف لے گئے۔ 15 کی دوپہر کو مرحومہ بہشتی مقبرہ میں دفن کردی گئیں۔ احباب دعا کریں۔ خداتعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل بخشے''۔

یکم اپریل 1927ء کے اخبار الفضل قادیان میں مرحومہ کے والد صاحب کی طرف سے اظہار شکریہ و امتنان کے عنوان سے جو اعلان شائع ہوا ہے اس کو یہاں نقل کرتا ہوں۔

میری عزیز بچی حبیب بیگم کے انتقال پر بہت احباب کرام کی طرف سے تعزیت کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ چونکہ میں انفرادی طور پر سب دوستوں کو جلد جواب دینے سے قاصر ہوں۔ اس لئے ان تمام احباب کا جنہوں نے میرے اس صدمہ میں ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کے حق میں جزاہم اللہ احسن الجزاء کی دعا کرتا ہوں۔ اس عام ہمدردی نے ہمارے زخمی دلوں پر مرہم کا کام دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے حزن کو کم کیا ہے۔ نیز میں ان تمام بزرگوں اور احباب کا شکرگزار ہوں۔ جنہوں نے میری درخواست پر توجہ فرماکر عزیزہ کی صحت یابی کے لئے دعائیں فرمائیں۔ حضور حضرت امام اور حضور کی تمام اہل خانہ نے نیز حضرت اماں جان اور اہل خانہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے جس شفقت اور محبت کے ساتھ عزیزہ مرحومہ کی بار بار عیادت فرمائی اور اس کے حق میں دعائیں فرمائیں۔ ان کا شکریہ ادا کرنے کے لئے الفاظ نہیں پاتا۔ جہاں عزیزہ مرحومہ کے لئے اس قدر شفقت کا اظہار نہایت ہی اطمینان اور تسکین کا موجب تھا۔ وہاں خاکسار کے لئے بھی موجب فخر و امتنان بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام محسنین پر اپنے خاص افضال و انعامات کی بارش نازل فرمائے۔

اس کے علاوہ لجنہ کے رسالہ ''مصباح'' قادیان میں بھی وفات کی خبر شائع ہوئی (یہ رسالہ مصباح مہینے میں دوبار شائع ہوتا تھا ایڈیٹر قاضی اکمل صاحب تھے اور سالانہ چندہ دو روپے آٹھ آنہ تھا) اس سے قبل علالت کے دوران اخبار الفضل قادیان میں دعا کے اعلانات تسلسل سے شائع ہوتے رہے۔ مثلاً مصباح 15 فروری 1927ء میں یہ اعلان دعا شائع ہوا ''لجنہ کی ممبرات میں خیریت ہے مگر افسوس کہ ہماری عزیز بہن حبیب النساء بیگم صاحبہ بنت خان صاحب منشی فرزند علی صاحب راولپنڈی سخت بیمار ہیں۔ عزیزہ موصوفہ بہت ذہین اور شائقہ علم خاتون ہیں۔ ان کو علم حاصل کرنے کا اس قدر شوق ہے کہ باوجود علیحدہ گھر والی اور بچہ والی ہونے کے مدرسۃ الخواتین میں مزید تعلیم حاصل کرنا شروع کی اور ہمیشہ اپنے مضامین میں اعلیٰ نمبر حاصل کئے بلکہ انعام بھی اعلیٰ درجہ کے لیتی رہیں۔ پھر اجلاس لجنہ میں ہمیشہ اعلیٰ مضمون پڑھے۔ ان کے شریفانہ اخلاق کے باعث گو ہم سے عمر میں چھوٹی ہیں۔ مگر مجلس میں ایک قسم کا رعب رہتا۔ افسوس! ہماری عزیزہ کی صحت خطرناک حالت میں ہے علاج معالجہ بہت توجہ سے جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت جلد ان کو صحت عطا فرما کر پھر مجلس لجنہ میں اسی طرح تقویت دے۔ مکرم بہنیں اس عزیز بہن کے لئے دردِدل سے دعا فرمائیں۔

اسی طرح دلی سے ایک احمدی خاتون ب۔ ح۔ ن نے رسالہ مصباح میں مرحومہ کے بارے میں بہت عمدہ مضمون لکھا۔ نیز ان کے خاوند شیخ سلامت علی صاحب کا ایک مضمون بھی اخبار الفضل میں شائع ہوا۔

تاریخ لجنہ اماء اللہ (پہلی جلد) کے صفحہ 154 پر مدرسۃ الخواتین کی 31 خواتین کے نام شامل ہیں۔ اس فہرست میں مرحومہ کا نام پانچویں نمبر پر تحریر ہے۔ سیدہ امۃ السلام صاحبہ بنت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور سیدہ امۃ الحی صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح الاول (حرم حضرت مصلح موعود) سے مرحومہ کا بہت قریبی تعلق اور دوستی تھی۔ (تاریخ لجنہ جلد اول صفحہ 196) میں مرحومہ کا ان الفاظ میں ذکر خیر ہے''......

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبر تک ساتھ گئے اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ مرحومہ کا ایک ہی بچہ ہے۔ جس کا نام مکرم شیخ خورشید احمد صاحب نائب ایڈیٹر الفضل اور ان کی اہلیہ عزیزہ امۃ اللطیف خورشید صاحبہ شروع سے ہی لجنہ کے مختلف عہدوں پر کام کرتی چلی آرہی ہیں۔ مرحومہ کو تعلیم کا اس قدر شوق تھا کہ شادی ہوجانے اور بچہ ہوجانے کے باوجود جب مدرسۃ الخواتین جاری کیا گیا تو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں درخواست کی کہ میری تعلیم صرف پرائمری تک ہے۔ قرآن مجید باترجمہ صرف نصف تک پڑھا ہوا ہے۔ مجھے بڑی تڑپ ہے میرے شوہر بھی مجھ سے کم میری تعلیم کے متعلق تڑپ نہیں رکھتے۔ مجھے داخل ہوکر پڑھنے کی اجازت دی جائے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے انہیں اجازت دے دی اور جب مرحومہ نے اپنی محنت اور ذاتی ذہانت کی وجہ سے امتحان میں اعلیٰ کامیابی حاصل کی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حوصلہ افزائی کی غرض سے اپنے دست مبارک سے ایک حمائل شریف اپنے دستخط کے ساتھ بطور انعام عطا فرمائی۔ اس عزت افزائی پر مرحومہ نے ان الفاظ میں حضرت صاحب کا شکریہ ادا کیا۔

حضور کے دست مبارک سے عنایت کردہ نہایت

بابرکت تحفہ کو حاصل کر کے نہایت فرحت و مسرت حاصل ہوئی۔ الحمد للہ رب العالمین اور دل شکر اور امتنان کے جذبات سے پُر ہو کر شکر الٰہی میں مصروف ہو گیا۔

مہربان آقا! یہ سب خدا کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہر موقعہ پر میری تائید فرمائی اور محض اپنی ذرہ نوازی سے عزت افزائی فرمائی ورنہ میری کوشش اور میری لیاقت کبھی ایسی نہ ہوتی تھی جس کے ذریعہ مجھے کوئی فضیلت حاصل ہوتی۔ بس اے مشفق مہربان آقا! میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کرتے ہوئے حضور کی خدمت میں نہایت محبت اور خلوص بھرے دل کے ساتھ شکریہ ادا کرتی ہوں اور اپنے قصوروں کی معافی اور اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں سے بچنے کے لئے دعا کی درخواست گار ہوں۔

حضرت صاحب نے اپنی حرم محترمہ سیدہ امۃ الحی صاحبہ کی عین جوانی میں وفات کے بعد عورتوں کی تعلیم و تربیت کے لئے 17 مارچ 1925ء میں ایک سکول کا افتتاح فرمایا جس کا نام مدرسۃ الخواتین تجویز ہوا تھا۔ ابتدائی طالبات 31 تھیں۔ یہ مدرسہ چار پانچ سال جاری رہا۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب بی اے اس مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر تھے اور حضرت صاحب خود اس کلاس میں لیکچر دیتے تھے۔ اس وقت اس مدرسہ میں چار مضامین پڑھائے جاتے تھے۔ یعنی عربی، انگریزی، جغرافیہ اور تاریخ۔ مرحومہ بے حد متوکل، دعا گو، مشکلات پر صبر کرنے والی سادہ مزاج کی حامل خاتون تھیں۔ دنیاداری نام کو نہ تھی۔ جماعت سے وابستگی خلفاء کرام سے محبت ہر تحریک پر لبیک کہنے کی عادی تھیں۔ اس صابرہ شاکرہ خاتون نے صرف 24 سال عمر پائی۔ مرحومہ کے پاس سیدہ امۃ الحی صاحبہ کے بہت سارے خطوط تھے۔ جو مرحومہ کی وصیت کے مطابق ان کی وفات پر جلا دیئے گئے۔ سیدہ مرحومہ بھی میری پھوپھی مرحومہ کی طرح عین جوانی میں وفات پا گئی تھیں۔ میرے والد صاحب مرحوم نے ایک دفعہ مجھے بتایا تھا کہ ان کی ہمشیرہ کی وفات کے بعد حضرت صاحب نے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا اگر زندگی وفا کرتی تو مرحومہ بہت بڑی عالمہ ہوتیں۔

احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمت میں نہایت درد اور الحاح سے درخواست ہے کہ وہ میری مرحومہ پھوپھی جان کے لئے خاص دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں نہایت اعلیٰ اور برتر مقام مرحمت فرما کر ہر ایک قسم کی رحمتوں، برکتوں اور فضلوں کے دروازے ان پر کھول دے۔

مضمون کے شروع میں میں یہ لکھنا بھول گیا کہ مرحومہ فیروزپور لجنہ اماء اللہ کی پہلی صدر تھیں۔ حضرت خان صاحب کی کثیر اولاد میں سے اب صرف دو افراد زندہ ہیں۔ ان کے ایک بیٹے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت مصلح موعود اور سابق نائب ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ جو اب ساؤتھمپٹن انگلستان میں مقیم ہیں اور دوسری میری سب سے چھوٹی پھوپھی محترمہ منصورہ ناصر صاحبہ ایم اے صدر لجنہ اماء اللہ راولپنڈی ہیں۔ دعا کی درخواست کے ساتھ میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

# محترم مولوی محمد عبدالکریم صاحب آف لندن

مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب

سن تو پوری طرح یاد نہیں لیکن غالباً چھٹی دہائی کا ذکر ہے کہ میں نے جلسہ سالانہ ربوہ کے موقعہ پر ایک چاق و چوبند نوجوان شخص کو کندھے پر بیگ لٹکائے، جلسہ گاہ میں جگہ جگہ اور سٹیج پر تصاویر لیتے دیکھا۔ اس وقت میرا ان سے کوئی تعارف نہیں تھا لیکن ان کو دیکھنے کی یاد میرے ذہن پر نقش ہے اور میں ان کے ذوق و شوق اور جذبۂ خدمت سے بہت متاثر ہوا۔ یہ میرا مکرم و محترم مولوی عبدالکریم صاحب سے شناسائی کا پہلا موقعہ تھا۔ بعد میں بھی چند موقعوں پر آپ کو دیکھنے کا موقع ملا۔ 1970ء میں جب پہلی بار بطور مربی انگلستان آیا تو محترم مولوی صاحب سے قریبی تعارف ہوا اور محبت کا ایک تعلق استوار ہوا جو ان کی وفات تک جاری رہا بلکہ مضبوط تر ہوتا چلا گیا۔

محترم مولوی صاحب مرحوم بہت خوبیوں کے مالک ایک مخلص اور وفا شعار خادم احمدیت تھے۔ افریقہ میں بھی خدمت کی توفیق ملی اور بعد ازاں لندن میں اپنے قیام کے دوران بھی آپ نے خدمت دین کے نئے سے نئے انداز سوچے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمت کی خوب توفیق پاتے رہے۔ آپ بہت ٹھوس علم رکھنے والے عالم باعمل تھے۔ آپ کی ہمیشہ یہ خواہش ہوتی کہ علم کے فیض کو آگے پھیلایا جائے۔ اس سلسلہ میں آپ نے متعدد بار علمی موضوعات پر جماعتی جلسوں میں تقاریر بھی کیں۔ درس و تدریس کی خدمت بھی سرانجام دی۔ ایک بہت نمایاں اور پائیدار خدمت انگریزی زبان میں قرآن مجید کے پہلے پارہ کا (اور شاید دوسرے پارہ کا بھی) لفظاً لفظاً Split Word ترجمہ کرنا ہے۔ یہ ترجمہ انگریزی دان بچوں اور نومبائع احباب کے لئے ایک مفید صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے۔

مجھے بھی ان سے کئی بات علمی استفادہ کرنے کے مواقع ملتے رہے۔ مجھے یاد ہے ایک بار میں نے ان سے ایک موضوع کے بارہ میں چند حوالوں کی درخواست کی تو آپ نے دو تین دن کے اندر مطلوبہ حوالہ جات اپنی خوبصورت طرز تحریر میں مرتب کر کے مہیا فرما دیئے۔ آپ کا خط بھی بہت عمدہ تھا اور ہر کام بڑے سلیقہ سے کرنے کے عادی تھے۔

فوٹوگرافی کا اوپر ذکر آیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ان کی ایک عظیم جماعتی خدمت ہے جو یقیناً ان کے گھر کے افراد کی تحویل میں ہوگی۔ آپ نے افریقہ کے علاوہ مختلف جماعتی تقاریب کے موقعہ پر مرکز سلسلہ قادیان اور ربوہ یورپ اور بالخصوص برطانیہ میں متعدد تاریخی تقاریب کو اپنے کیمرہ میں محفوظ کیا۔ آپ کی فوٹوگرافی کی ابتدا اس دور میں ہوئی جبکہ کیمرہ کا زیادہ رواج نہیں تھا۔ خال خال ہی کسی کے پاس کیمرہ دکھائی دیتا تھا۔ اس دور کی تصاویر اگر محفوظ ہوں تو ان سے جماعتی ریکارڈ میں یقیناً بیش بہا اضافہ ہوگا۔ آپ کو فوٹوگرافی کا ذاتی شوق بھی تھا اور اس سے بھی زیادہ جماعتی ریکارڈ کو محفوظ کرنے کی نیک نیت سے بھی آپ اس کا خاص اہتمام کرتے تھے۔

محترم مولوی صاحب بہت نیک، عبادت گزار اور دعا گو بزرگ تھے۔ بہت محبت اور شفقت سے ملتے اور اکرام و الفت کا سلوک فرماتے۔ مجلس میں خوب رونق لگاتے اور پرانے واقعات ایک خاص دلکش انداز میں بیان فرمایا کرتے تھے۔ سفر میں آپ کا ساتھ بھی فرحت بخش ہوتا۔ مجھے کئی دفعہ یہ موقعہ ملا کہ اسلام آباد (یوکے) سے بیت فضل تک وہ میرے ساتھ کار میں تشریف لائے۔ سارا راستہ بہت دلچسپ، مفید، علمی اور بعض اوقات ہلکی پھلکی پُرظرافت باتیں ہوا کرتیں جس سے سب ساتھی خوب محظوظ ہوتے۔

ان کی ظرافت کا ذکر آیا ہے تو اس کی ایک دو مثالیں بھی عرض کر دیتا ہوں۔ وہ خود بھی یہ واقعات خوب مزے لیتے ہوئے بہت پُرلطف انداز میں بیان فرمایا کرتے تھے۔ کسی جگہ مہنگائی کا ذکر چل رہا تھا تو محترم مولوی صاحب نے ایک واقعہ سنایا کہ وہ ایک دفعہ ربوہ میں مرغی کا گوشت لینے کے لئے دکان پر گئے۔ جب ان کی باری آئی تو دکاندار نے گوشت کاٹتے ہوئے مولوی صاحب سے پوچھا ''مولوی صاحب! کیا کھال بھی اتار دوں؟'' مولوی صاحب نے مہنگائی کے حوالہ سے فوراً برجستہ جواب دیا:

''کیا پہلے کوئی کم کھال اتاری ہے؟''

مولوی صاحب نے یہ لطیفہ پنجابی میں سنایا اور ظاہر ہے کہ جب فصیح پنجابی میں یہی واقعہ بیان کیا جائے تو اس کا لطف کچھ اور ہی ہوتا ہے۔

علمیت اور ظرافت کا حسین امتزاج آپ کی باتوں میں ہوا کرتا تھا۔ رمضان المبارک کا ایک واقعہ یاد آیا۔ رمضان میں عصر کے بعد بیت فضل لندن میں درس القرآن ہوتا ہے اور مغرب کی نداء کے ساتھ ہی جملہ حاضرین کی خدمت میں مختلف احباب جماعت یا جماعتی اداروں کی طرف سے افطاری پیش کی جاتی ہے۔ ایک روز جب یہ موقعہ آیا تو افطاری میں مرغی کی روسٹ کی ہوئی ایک ایک بوٹی سب روزہ داروں کے حصہ میں آئی۔ میں اس روز مولوی صاحب مرحوم کے قریب ہی کھڑا تھا۔ مولوی صاحب نے بوٹی کھانا شروع کی تو یہ بات کھلی کہ اس بوٹی میں ہڈیاں ہی ہڈیاں ہیں اور گوشت والا حصہ بہت کم ہے۔ اس پر مولوی صاحب موصوف کی رگ ظرافت پھڑکی اور آپ نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بوٹی اس دور سے پہلے کی ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ کہ پھر اس کے بعد ہم نے ہڈیوں کے اوپر گوشت چڑھایا۔ (المومن: 15) اس علمی ظرافت پر سب سننے والے خوب محظوظ ہوئے اور منتظمین نے فوراً آپ کی خدمت میں دوسری بوٹی پیش کر دی جو اس دور کے بعد کی تھی!

مکرم مولوی صاحب غالباً 1985ء میں شدید بیمار ہو گئے اور یاد پڑتا ہے کہ ان کے معدہ کا ایک حصہ بھی اپریشن کے ذریعہ کاٹ دیا گیا تھا۔ ان دنوں ہسپتال جا کر ان کی عیادت کا موقعہ ملا تو اس وقت بھی آپ کی زندہ دلی اور ظرافت کا بہت لطف آیا۔ میں نے حال احوال پوچھا تو جب معدہ کے ایک حصہ کے کاٹنے کا ذکر کرنے لگے تو فرمایا کہ لگتا ہے کہ میرے ڈاکٹروں کو کسی طرح یہ پتہ لگ گیا ہے کہ یہ مولوی ہے اور اس نے زیادہ کھانے سے نہیں رکنا۔ اس لئے اس کا علاج یہی ہے کہ اس کے معدہ کو ہی چھوٹا کر دیا جائے تو تاکہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری!

غالباً اس بیماری کے دوران کا واقعہ ہے کہ ایک مرحلہ پر آپ کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہو گئی۔ مجھے یاد ہے کہ میں ایک نہایت مخلص احمدی کے دوست مکرم حمید احمد صاحب لائل پوری مرحوم کے ساتھ آپ کی عیادت کے لئے ہسپتال گیا۔ آپ کی حالت اس وقت بہت نازک تھی۔ تکلیف کی وجہ سے حالت ایسی تھی کہ دیکھی نہ جاتی تھی۔ حمید صاحب نے تو مولوی صاحب کو ایک نظر دیکھا اور پیچھے ہٹ گئے کہ یہ منظر نا قابل برداشت ہے۔ میں کچھ دیر ٹھہرا اور دعا کی توفیق پائی۔ باہر آیا تو حمید صاحب کہنے لگے کہ بس ان کا معاملہ تو اب ختم ہو گیا ہے۔ چند دنوں بعد آ کر ان کا چہرہ دیکھ لیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور مرد خدا، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خصوصی دعا سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفا عطا فرمائی اور آپ کچھ ہی دنوں میں ہسپتال سے گھر آ گئے۔ چند روز بعد کی بات ہے کہ حمید لائل پوری صاحب محمود ہال کے بڑے دروازہ سے باہر نکلے تو دیکھا کہ مولوی محمد عبدالکریم صاحب سوٹی کا سہارا لئے سامنے چلے آ رہے ہیں۔ حمید صاحب نے مولوی صاحب کو دیکھ کر بے ساختہ یہ فقرہ کہا:

''گلدا اے کوئی وچ پے گیا اے''

اور واقعی یہی بات تھی۔ جو حالت میں نے ان کی دیکھی تھی اس کے بعد بظاہر ان کے بچنے کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ لیکن شافی مطلق خدا نے اپنے خاص کرم سے آپ کو صحت عطا فرمائی اور پھر کئی سال بعد وہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوئے۔

مکرم و محترم مولوی صاحب موصوف بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ بھرپور زندگی گزاری، علم سیکھا اور سکھایا، خدمت دین میں پیش پیش رہے، خلافت کے شیدائی تھے۔ ہر ایک کے ہمدرد اور دعا گو بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسلوں کو ان کے نیک اوصاف کا وارث بنائے۔ آمین

مکرم محمد شفیق صاحب

28 مئی سانحہ لاہور میں راہ مولیٰ میں جان کی قربانی پیش کرنے والے

# باوفا دوست مکرم چوہدری محمد احمد صاحب کا ذکر خیر

خاکسار کے پرانے اور باوفا دوست پاکستان ایئرفورس کے ریٹائرڈ وارنٹ آفیسر اور آرمامنٹ (Armament) ٹریڈ کے مایہ ناز اور ہر لحاظ سے آؤٹ سٹینڈنگ ڈپلومہ انجینئر تھے۔ جب آپ 28 مئی 2010ء کو بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں جمعہ کی ادائیگی کے لئے گئے تو وہاں خطبہ کے دوران دہشت گردوں کی اندھا دھند فائرنگ سے چوہدری محمد احمد صاحب شدید زخمی ہوگئے ان کے پیٹ میں گولیاں لگی تھیں۔ انہوں نے ایک نوجوان سے کہا کہ میرے پیٹ میں گولیاں لگی ہیں اس پر کپڑا باندھ دو پھر کہا کہ زخمیوں کو پانی پلاؤ، خود پانی نہیں پیا۔ دوسرے زخمیوں کو پانی پلانے کی تاکید کرتے رہے۔

## زخمی حالت میں جرأت و بہادری کا مظاہرہ

اس دوران جب دہشتگرد اپنی گن دوبارہ لوڈ کرنے کے لئے جھکا تو 82 سالہ یہ بوڑھا زخمی شیر شعلہ کی طرح دہشتگرد پر جھپٹا کہ اس کی گردن کو دبوچ کر قابو کرلیا۔ اتنے میں دیگر خدام بھی مدد کے لئے آگئے۔ اس ہاتھا پائی کے دوران ان کو گولیاں بھی لگ چکی تھیں۔ ایک ہتھیلی میں سے پار ہوئی دوسری بازو میں کلائی کے پاس لگی اور تیسری پسلیوں میں پیٹ کے ایک طرف۔ پہلے ہی زخمی تھے، اس ہاتھا پائی میں مزید گولیاں لگیں۔ بہر حال ان کی اس ابتدائی کوشش کے بعد کرنل بشیر صاحب اور باقی نمازی بھی شامل ہوگئے اور دہشتگرد کی جیکٹ Defuse یعنی ناکارہ کردی اور اس کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے۔ جیکٹ کو ناکارہ یعنی Defuse کرنے کے بارہ میں بھی شہید ہدایت دیتے رہے۔ کیونکہ پاکستان ایئرفورس نے مرحوم کو امریکہ میں Explosives دھماکہ خیز مواد اور اس کے متعلقہ دیگر کورسز بھی کروائے ہوئے تھے۔ شہید نے بری طرح زخمی ہونے کے باوجود ایک دفعہ بھی ''ہائے'' نہیں کہا یہ کیا تھا؟

سوچنے اور غور کرنے کی بات ہے کہ اگر کسی کی ہتھیلی میں کانٹا بھی چبھ جائے تو وہ ہتھیلی استعمال کرنے میں دقت محسوس کرتا ہے اور مزید یہ کہ مرحوم پیٹ میں گولیاں لگنے سے شدید زخمی تھے۔ اگر کسی کے پیٹ میں درد ہو جائے تو سیدھا کھڑا ہونے میں تکلیف محسوس کرتا ہے چہ جائیکہ ایسی حالت میں چھلانگ لگا کر دہشتگرد پر جھپٹنا کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ اگر یہ جھپٹنے کی طاقت خداوند کریم کی طرف سے ایک معجزانہ طاقت نہیں تھی تو پھر کیا تھا۔

یہ سب کچھ اتفاقی طور پر نہیں ہوا یہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور مسیح موعود کی دعاؤں اور برکتوں کی وجہ سے ہوا۔

## فدایان لاہور کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ کا ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا کہ:

ان جانے والے ہیروں کو اللہ تعالیٰ نے ایسے چمکدار ستاروں کی صورت میں آسمان احمدیت پر سجا دیا۔ جس نے نئی کہکشائیں ترتیب دی ہیں۔ ہمیں مردہ نہ کہو بلکہ ہم زندہ ہیں۔ ہم نے جہاں اپنی دائمی زندگی میں خدا تعالیٰ کو پالیا ہے۔ وہاں خدا تعالیٰ کے دین کی آبیاری کا باعث بن گئے۔ ہمارے خون کے ایک قطرہ سے ہزاروں ثمر آور درخت نشوونما پانے والے ہیں۔ ہمیں فرشتوں نے اپنی آغوش میں لے لیا ہے۔ ہمیں تو اپنی جان دیتے ہوئے بھی پتہ نہیں لگا کہ ہمیں کہاں کہاں اور کتنی گولیاں لگی ہیں؟

ہمیں گرنیڈ (Grenade) سے دیئے گئے زخموں کا بھی پتہ نہیں لگا۔ یہ صبر و رضا کے پیکر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے بے چین، دین کی خاطر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے والے، گھنٹوں اپنے زخموں اور ان سے بہتے ہوئے خون کو دیکھتے رہے لیکن زبان پر حرف شکایت لانے کی بجائے دعاؤں اور درود سے اپنی اس حالت کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بناتے رہے۔ اگر کسی نے ہائے یا اف کا کلمہ منہ سے نکالا تو سامنے والے زخمی نے کہا کہ ہمت اور حوصلہ کرو، لوگ تو بغیر کسی عظیم مقصد کے اپنی جانیں قربان کردیتے ہیں تم تو اپنے ایک مقصد کے لئے قربان ہونے جارہے ہو اور پھر وہ اف کہنے والا آخر دم تک صرف درود شریف پڑھتا رہا۔ یہ یقین کرواتا رہا کہ ہم نے جو مسیح موعود سے عہد کیا تھا اسے پورا کر رہے ہیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جون 2010)

## سرگودھا ایئربیس میں تعیناتی اور قومی خدمات

خاکسار اور مرحوم دونوں کی تبدیلی 1965ء میں سرگودھا ایئربیس پر ہوگئی اور کوارٹرز بھی قریب قریب مل گئے۔ نماز سنٹر میں روزانہ ملاقات ہو جاتی۔ دونوں کو اللہ تعالیٰ نے باجماعت نماز ادا کرنے کی توفیق دی ہوئی تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد دو اور دوست بھی ہمارے ساتھ شامل ہوگئے۔ چھٹی کے روز اللہ تعالیٰ کے فضل سے تہجد کی بھی توفیق مل جاتی تھی۔

1965ء اور 1971ء کی جنگ میں چوہدری محمد احمد صاحب نے حصہ لیا تھا۔ مرحوم اپنے شعبہ آرمامنٹ (Armament) یعنی شعبہ اسلحہ میں فرنٹ لائن کے ٹاپ کلاس ڈپلومہ انجینئر تھے۔ وہ اعلیٰ درجہ کے ذہین تھے ہر ٹیکنیکل اور غیر ٹیکنیکل بات کی گہرائی تک فوراً پہنچ جایا کرتے تھے اور فوری فیصلہ کرنے کی صلاحیت بھی بہت زیادہ تھی۔

پاکستان ایئرفورس نے 1965ء کی فضائی جنگ میں انڈین ایئرفورس کی کمر توڑ دی تھی۔ انڈین ایئرفورس کے چیف آف دی ایئر سٹاف نے انڈین پارلیمنٹ میں بیان دیا تھا کہ ہم پاکستان ایئرفورس کے فائٹر ایئرکرافٹ کا مقابلہ نہیں کر سکتے کیونکہ ان کے فائٹر ایئرکرافٹ ایئر ٹو ایئر میزائلوں سے لیس ہیں۔ یہ وہ میزائل (Missile) تھا کہ جس کی ٹپ (Tip) پر ایک بہت ہی حساس قسم کے Sensors (سنسرز) لگے ہوتے ہیں۔ جو دشمن کے فائٹر جہاز کی ایگزاسٹ (Exhaust) میں سے نکلنے والی الٹرا وائلٹ ریز (Ultraviolet Rays) کو ڈی ٹیکٹ (Detect) کر کے پائلٹ کے ہیڈ سیٹ میں ٹون (Tone) دیتے ہیں کہ میزائل اپنے ٹارگٹ پر لاگ ہوگیا ہے (یہ تقریباً 45 سال پرانی ٹیکنالوجی کی باتیں ہیں) پائلٹ کے پش بٹن دباتے ہی میزائل فائر ہو جاتا ہے اور دشمن کے جہاز کی ایگزاسٹ کا پیچھا کرتا ہے اور دشمن کے جہاز کے پائلٹ کو خبر تک نہیں ہوتی۔ اگر اس دوران دشمن کا جہاز بائی چانس اپنی سمت بدل لیتا ہے تو میزائل بھی اپنی سمت بدل لیتا ہے اور جہاز کی ایگزاسٹ کا پیچھا کرتا رہتا ہے اور آخر کار میزائل جہاز کی ایگزاسٹ پائپ میں داخل ہو کر پھٹ جاتا ہے اور جہاز کے پرخچے اڑا دیتا ہے اور جہاز کے پائلٹ کو پیراشوٹ کے ذریعہ بیل آؤٹ (Baleout) کا موقعہ نہیں دیتا۔ یہ سارا عمل چند سیکنڈ میں مکمل ہو جاتا ہے۔

1965ء کی جنگ کے دوران انڈین ایئرفورس کے پاس فائٹر جہازوں کی تعداد بھی زیادہ تھی اور زیادہ رفتار والے فائٹر ایئرکرافٹ بھی تھے مگر ایئر ٹو ائر میزائل نہ تھے۔

جنگ کے دوران بلکہ پہلے ہی امریکہ نے پاکستان ایئرفورس کو سپیئر پارٹس کی سپلائی بند کردی تھی۔ اگر 1965ء کی جنگ اور طول پکڑتی تو پاکستان ایئرفورس کو بہت زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔ اس لئے پاکستان نے اپنے بہت ہی زیادہ قابل اعتماد دوست ملک چین سے F6 فائٹر جہاز حاصل کرلئے مگر ان پر ایئر ٹو ایئر میزائل انسٹال کرنے کی جگہ نہ تھی اور نہ ہی چین کے پاس اس دور میں ایئر ٹو ایئر میزائل تھے۔ اس لئے F6 فائٹر ایئرکرافٹ ڈیزائن کرتے وقت اس میزائل کے انسٹال کرنے کے لئے جگہ نہ رکھی گئی تھی۔

پاکستان ایئر فورس کی آرمامنٹ برانچ کے انجینئرز نے سرتوڑ کوشش کی کہ اس ایئر ٹو ایئر میزائل کو انسٹال کرنے کے لئے کوئی جگہ تلاش کی جائے مگر سب کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ چوہدری محمد احمد صاحب کو جو اس برانچ کے بہت ہی قابل ڈپلومہ انجینئر تھے بوجہ احمدی ہونے کے بلانا نہیں چاہتے تھے۔ آخر مجبوراً انہیں بلانا ہی پڑا۔ خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور مسیح موعود کی دعاؤں اور برکتوں سے انہوں نے آتے ہی جگہ کی نشاندہی کردی۔

ان کی نشان کردہ جگہ پر میزائل انسٹال کردیا گیا اور ٹیسٹ فائرنگ کے دوران میزائل اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ٹھیک ٹھیک اپنے نشانہ پر لگا۔

ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا تھا کہ احمدی کو اپنے اپنے شعبہ میں ٹاپ پر ہونا چاہئے۔ سو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے مرحوم اپنے شعبہ میں ہمیشہ ٹاپ پر ہی رہے تھے۔

## دینی کاموں میں پُرجوش تھے

مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے دینی کاموں میں بھی ٹاپ پر ہی رہا کرتے تھے۔ جب آپ نے علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں اپنا مکان بنوایا تو ساتھ ہی ایک چھوٹی سی بیت بھی بنوائی۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ انہیں دین سے کتنی محبت تھی۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ سرگودھا سے غیر از جماعت افراد کو ربوہ محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کے پاس لایا کرتے تھے۔ ساتھ خاکسار کے علاوہ مکرم نذیر احمد صاحب مرحوم پی اے ایف ہسپتال والے اور مکرم ضیاء اللہ صاحب مرحوم فوٹوگرافر بھی ہوا کرتے تھے۔ ہم چاروں آپس میں بہت ہی قریبی دوست تھے۔ ہماری دوستی کی بنیاد صرف اور صرف احمدیت ہی تھی۔ ہماری چاروں کی دوستی جماعت میں چوکڑی کے نام سے مشہور تھی۔ حتیٰ کہ غیر از جماعت دوست بھی ہمیں چوکڑی ہی کہا کرتے تھے۔ ہم چاروں نماز سنٹر میں باجماعت نماز ادا کیا کرتے تھے اور چھٹی کے روز خدا تعالیٰ کے فضل سے تہجد بھی پڑھنے کی توفیق ملتی رہتی تھی۔ چھٹی کے روز ہم چاروں مل کر سبزی منڈی جایا کرتے تھے۔ تازہ سبزیاں اور فروٹ وغیرہ خاص کر مالٹے وغیرہ اکٹھے خرید لیتے تھے اور ضرورت کی دوسری چیزیں بھی ہم چاروں کے کوارٹر بھی پی اے ایف سرگودھا میں قریب قریب ہی تھے۔ چاروں کی بیگمات میں بھی میل ملاپ تھا۔

## اولاد کی عمدہ تربیت

شہید کی چار بیٹیاں تھیں۔ مرحوم نے کبھی بطور اشارہ کے بھی ذکر تک نہیں کیا تھا کہ بیٹا نہیں ہے۔ وہ اپنی بیٹیوں کی بیٹوں سے بڑھ کر ان کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا خیال رکھا کرتے تھے۔ سب کو اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ بڑی بیٹی اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں لیکچرار تھی۔ شادی کے بعد جاب چھوڑ دی۔ آجکل امریکہ میں رہائش پذیر ہیں۔ دوسری بیٹی MBBS ڈاکٹر

ہیں۔ اس کے بعد خداوند کریم نے اپنے خاص فضل سے بیٹا بھی عطا فرما دیا۔ ان دنوں شہید مرحوم سرگودھا سے باہر تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے خاکسار کو ہی یہ خوشخبری سنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس زمانہ میں ڈائریکٹ ڈائلنگ کی سہولت نہ ہوتی تھی۔ سیل فون کا تو کہیں نام ونشان نہ تھا۔ کال بک کروائی اور خوش قسمتی سے کال اسی وقت ہی مل گئی۔ چاروں بہنوں کا اکلوتا بھائی عزیزم رضوان احمد اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی ذہین اور محنتی تھا۔ اس نے B.Sc. Elect. Eng. کی اور بعد میں مزید اعلیٰ تعلیم کے لئے امریکہ چلا گیا اور وہیں رہائش اختیار کر لی۔ اپنے والد صاحب کی شہادت پر آیا تھا۔

## خاکسار کا باوفا دوست

خداوند کریم کے خاص فضل سے جب خاکسار کو ربوہ میں 76-1975ء میں مکان تعمیر کروانے کی توفیق دی تو مرحوم جلسہ سالانہ پر خاکسار کے گھر ہی میں قیام کیا کرتے تھے۔ مرحوم کو ہم گھر کی چابیاں دے دیتے تھے کہ جیسے مرضی رہیں۔ باورچی خانہ وغیرہ کھلا ہوتا تھا کہ جو مرضی کھائیں پئیں۔ اکثر ملنے والے حیران ہوتے تھے کہ رشتہ داری نہیں صرف احمدیت کا ہی رشتہ ہے لیکن اتنا اعتبار اور اتنی بے تکلفی جلسہ سالانہ کے دنوں کے علاوہ بھی جب کبھی مرحوم لاہور سے ربوہ تشریف لاتے تو اکثر خاکسار کے گھر ہی میں رہنے کو ترجیح دیتے تھے۔

## ریٹائرمنٹ کے بعد سول ڈیفنس میں ملازمت

پاکستان ایئر فورس سے ریٹائرمنٹ کے بعد انہوں نے سول ڈیفنس لاہور میں سروس کر لی تھی۔ کیونکہ وہ ان کے کام میں ماہر تھے۔ یعنی Explosives دھماکہ خیز مادہ جات، بم ڈسپوزل وغیرہ اور متعلقہ امور میں۔

ایک دفعہ صدر ضیاء الحق نے لاہور میں کسی راستہ سے جانا تھا تو راستہ کی سیفٹی چیک کرنے کے لئے ایک ٹیم تشکیل دی گئی جس میں مرحوم بھی شامل تھے۔ سب ممبران کمیٹی نے رپورٹ دی کہ راستہ محفوظ ہے مگر مرحوم نے ممبران کمیٹی سے اتفاق نہ کیا۔ وجہ پوچھی گئی تو مرحوم نے بتایا اور دکھایا کہ گدھے کی اگلی ٹانگ باندھی جاتی ہے نہ کہ پچھلی ٹانگ اور رسی نزدیکی عمارت کے اندر جا رہی ہے یہ مشاہدہ کی بات تھی۔ سیکیورٹی میں مشاہدہ کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ سب نے مرحوم کے ساتھ اتفاق کیا اور راستہ بدل دیا گیا۔

کیا پھر بھی احمدی اپنے ملک اور حکومت کے وفادار نہیں ہوتے۔

## خاندانی پس منظر

مکرم چوہدری محمد احمد صاحب شہید کے والد کا نام مکرم ڈاکٹر نور احمد صاحب تھا۔ مرحوم کے والد صاحب اور دادا مکرم چوہدری فضل داد صاحب نے 22-1921ء میں بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ مرحوم کے والد صاحب حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کے ساتھ جونیئر ڈاکٹر کے طور پر کام کرتے رہے۔ ان کے والد نے شدھی تحریک کے دوران ایک سال سے زائد عرصہ وقف کیا تھا۔ مرحوم کے والد صاحب اور دادا جان تینوں موصی تھے۔

## مرحوم کے اوصاف

مرحوم بہت صاف گو تھے۔ تکبر ان میں بالکل نہ تھا۔ کبھی غیبت نہ کرتے تھے۔ جھوٹ نہ بولتے تھے۔ کینہ پروری ان میں بالکل نہ تھی۔ کبھی کسی سے رنجش نہ رکھتے تھے۔ غرضیکہ ان میں ہر وہ خوبی موجود تھی جو ایک سچے احمدی میں ہونی چاہئے۔ اپنے اہل وعیال کے ساتھ مثالی نیک سلوک کرتے تھے۔ خداوند کریم ان کے درجات بلند سے بلند تر کرے۔ ان کے جملہ لواحقین کو اپنی خاص حفاظت میں رکھے اور شہید مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

# دہشت گردی کے خلاف اقدامات کا عندیہ

روزنامہ ایکسپریس اپنے اداریہ میں لکھتا ہے۔

وفاقی وزیر داخلہ رحمان ملک نے ماڈل ٹاؤن میں دہشت گردی کا نشانہ بننے والی احمدیوں کی عبادت گاہ کے دورے کے موقع پر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ سوات اور فاٹا کی طرح پنجاب میں بھی دہشت گردوں کو شکست دیں گے، جس جگہ دہشتگردوں کی موجودگی کی اطلاع ملی وہاں پنجاب حکومت کے ساتھ مل کر ایکشن لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اقلیتوں کا تحفظ حکومت کی ذمہ داری ہے اور وہ اقلیتوں کے تحفظ کے لئے کوئی کسر نہیں چھوڑے گی، دہشتگردی صرف پنجاب کا نہیں پورے ملک کا مسئلہ ہے۔ رحمان ملک نے کہا کہ طالبان اور القاعدہ نے کالعدم جیش محمد، سپاہ صحابہ اور لشکر جھنگوی کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے اور انہیں قبائلی علاقوں میں تربیت دی جا رہی ہے، ہماری معلومات ہیں کہ دہشت گرد اب شیعہ مسلک پر حملے کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت وفاق المدارس کے اوپر ایک اتھارٹی قائم کر رہی ہے جس کا آئندہ ہفتے اعلان کر دیا جائے گا، پھر ان کا آڈٹ بھی ہوگا اور باہر سے کوئی طالب علم نہیں آ سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ چند ماہ قبل گوجرہ میں جو کچھ ہوا اس کے پیچھے بھی کالعدم سپاہ صحابہ کا ہاتھ تھا اور میری وزیر اعلیٰ پنجاب سے درخواست ہے کہ وہ گوجرہ واقعات کی ہونے والی تحقیقاتی رپورٹ سامنے لائیں، ہم نے جن 17 ہزار 464 افراد کو خطرناک قرار دیا، ان میں سے 726 کا تعلق پنجاب سے ہے، جس طرح بلوچستان اور کراچی میں فسادات کرانے کی کوشش کی گئی اسی طرح یہ دہشت گرد پنجاب میں فسادات کرانے کی کوششیں کر رہے ہیں۔

وزیر داخلہ نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے اس میں بہت سے انکشافات بھی شامل ہیں جن کو سامنے رکھ کر امن و امان قائم رکھنے کے ذمہ دار ادارے دہشتگری کے خاتمہ کے لئے کوئی لائحہ عمل سوچ سکتے ہیں۔ جس طرح سوات اور صوبہ خیبر پختونخوا کے دیگر کئی علاقوں میں طالبان کے موجود ہونے کے بارے میں رپورٹیں سامنے آتی رہیں، جن پر توجہ نہیں دی گئی اور آخر کار ان شدت پسندوں کے قلع قمع کے لئے فوج کو آپریشن کرنا پڑا اسی طرح اب پچھلے کچھ عرصے سے جنوبی پنجاب میں بھی انتہا پسندوں کے موجود ہونے کی اطلاعات سامنے آ رہی ہیں اور صوبہ خیبر پختونخوا کے بعض حکومتی عہدے دار بھی اس حوالے سے حکومت پنجاب کو کئی بار مطلع کر چکے ہیں لیکن محسوس ہوتا ہے کہ اس معاملے کی جانب بھی سنجیدگی کے ساتھ توجہ نہیں دی جا رہی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ماضی میں کسی قدر پُر امن رہنے والا صوبہ پنجاب اب تسلسل کے ساتھ دہشت گردی کا نشانہ بن رہا ہے جس کا ثبوت گزشتہ چند ماہ کے دوران پنجاب کے مختلف شہروں میں دہشت گردی کی بڑھتی ہوئی کارروائیاں ہیں۔ وزیر داخلہ کا یہ کہنا سو فیصد درست ہے کہ دہشت گردی کسی ایک صوبے کا نہیں بلکہ پورے ملک کا مسئلہ ہے تاہم محض مناسب توجہ دینے اور ٹھوس منصوبہ بندی نہ کرنے کی وجہ سے ملک کے ایک پُر امن علاقے کا دہشت گردی کی زد میں آ جانا نہایت افسوسناک ہے۔ یہ صوبہ اگر دہشت گردی سے پاک رہتا تو اس عفریت کے شکار دیگر صوبوں کی زیادہ اور بہتر طور پر مدد کر سکتا تھا۔ اگر طالبان اور القاعدہ کالعدم تنظیموں کو اپنے آلہ کار کے طور پر استعمال کر رہی ہیں تو حکومت کو اس کا نوٹس لینا چاہئے۔ انہی سطور میں پہلے بھی لکھا جا چکا ہے کہ کالعدم قرار دی گئی تنظیموں کی سرگرمیوں پر نظر رکھی جانی چاہئے لیکن یہاں انتظامیہ کی ناک کے عین نیچے کالعدم تنظیمیں نام بدل کر اپنی پرانی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں لیکن حکومتی سطح پر اس کا نوٹس لینے کی ضرورت کبھی محسوس نہیں کی گئی۔ **وزیر داخلہ کا کہنا ہے کہ وہ دہشت گردی کے واقعات رونما ہونے کی اطلاع کئی روز پہلے دے چکے ہیں، اقلیتوں کی عبادت گاہوں کو نشانہ بنانے کی اطلاع بھی دی گئی لیکن ان کی حفاظت کا مناسب انتظام نہ کیا جا سکا یوں کئی جانوں سے ہاتھ دھونا پڑا اور قومی سطح پر جو خوف وہراس پھیلا وہ اس کے علاوہ ہے۔ اقلیتوں کا تحفظ حکومت کی ذمہ داری ہے اور اسے اس سلسلے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں رکھنا چاہئے۔** وزیر داخلہ نے خبردار کیا ہے کہ دہشت گرد اب شیعہ مسلک پر حملے کر سکتے ہیں تو ضروری ہے کہ حکومت شیعہ رہنماؤں علماء، اداروں اور عبادت گاہوں کے تحفظ کے لئے ٹھوس اقدامات عمل میں لائے تا کہ گزشتہ جمعہ کو رونما ہونے والے جیسے کئی سانحے سے بچا جا سکے۔ مناسب ہوگا کہ اس سلسلے میں ماضی میں رونما ہونے والے واقعات کی تحقیقاتی رپورٹوں سے مدد حاصل کی جائے۔ اس حوالے سے وزیر داخلہ کی جانب سے وزیر اعلیٰ پنجاب سے گوجرہ واقعات کی ہونے والی تحقیقاتی رپورٹ سامنے لانے کی درخواست نہایت بروقت ہے، پنجاب حکومت کو اس درخواست پر توجہ دینی چاہئے۔ چونکہ جنوبی پنجاب میں طالبان کے کالعدم تنظیموں کو آلہ کار کے طور پر استعمال کرنے کا انکشاف ہوا ہے اور گوجرہ کے واقعات میں بھی ایک کالعدم تنظیم کے ملوث ہونے کی بات کی جا رہی ہے اس لئے ان واقعات کی تحقیقاتی رپورٹ سامنے لانے کی اہمیت وافادیت بڑھ گئی ہے۔ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ جن 17 ہزار 464 افراد کو خطرناک قرار دیا گیا ہے ان میں سے 726 کا تعلق پنجاب سے ہے تو کیا پنجاب حکومت ان سات ساڑھے سات سو افراد کی سرگرمیوں پر نظر رکھنے کے بھی قابل نہیں ہے؟ ہمارے خیال میں اگر ان افراد کی کڑی نگرانی کا بندوبست کر لیا جائے تو صورت حال پر قابو پانے میں مدد مل سکتی ہے۔ اس معاملے پر غور کیا جانا چاہئے۔ وزیر داخلہ کا یہ کہنا خوش آئند ہے کہ جس جگہ دہشت گردوں کی موجودگی کی اطلاع ملے گی وہاں ایکشن لیا جائے گا۔ یہ ایک کامیاب حکمت عملی ہو سکتی ہے بشرطیکہ اس پر تسلسل کے ساتھ کاربند رہا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس پالیسی پر کچھ عرصہ پہلے کام کیا جاتا تو آج دہشت گردی کو کافی حد تک کنٹرول کیا جا چکا ہوتا بہرحال ابھی بہت زیادہ دیر نہیں ہوئی لہٰذا اس معاملے کو زیر غور لانا چاہئے۔ حکومت کی جانب سے وفاق المدارس کے اوپر ایک اتھارٹی قائم کرنے کی منصوبہ بندی اچھا اقدام ہے اس پر جتنا جلدی ممکن ہو عمل درآمد کرنا چاہئے۔ وفاق المدارس اس ملک کی ایک اہم تنظیم ہے جو ملک میں مذہبی تعلیم کی ترویج اور فروغ کے لئے ایک عرصے سے اہم خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ چونکہ اس کے سارے معاملات درست ہیں اس لئے اسے کسی اتھارٹی کے تحت کام کرنے پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ اس اقدام سے ملکی صورتحال میں بہتری کی گنجائش پیدا ہوگی۔ ماضی میں بھی ایسے اقدامات کی منصوبہ بندی کی جاتی رہی ہے لیکن پتہ نہیں کیوں اس پر عمل نہیں کرایا جا سکا اور اگر عمل ہوا بھی تو محدود رہا چنانچہ ضرورت اس امر کی ہے اس بار مکمل عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے تا کہ ملک کے داخلی حالات کو کنٹرول کیا جا سکے اور معاشرے کا امن وسکون لوٹایا جا سکے۔

(روزنامہ ایکسپریس یکم جون 2010ء)

مکرم رفیق احمد جج صاحب

# 8 ستمبر 2008ء - ایک عظیم قربانی

8 ستمبر 2008ء کو سرزمین سندھ کے شہر میرپور خاص میں ایک معصوم فرشتہ سیرت انسان کا خون بہایا گیا۔

اس معصوم انسان کا قصور کیا تھا؟ اس کا قصور یہ تھا کہ اس نے مامور من اللہ کی آواز پر لبیک کہا اور عہد بیعت کی تمام شرائط کو پورا کرنا اپنی زندگی کا نصب العین بنا لیا۔ اس کا یہ بھی قصور تھا کہ وہ ایک نافع الناس وجود تھا اور ہزاروں بیماروں کے لئے مسیحا، ہزاروں مسکینوں کی خبرگیری کرنے والا تھا۔ اس کا یہ بھی جرم تھا کہ جس نور نے اس کے سینہ کو روشن کر دیا وہ قریہ قریہ بستی بستی اس کو بانٹنے کے سامان کرتا پھرتا تھا اور اس زندگی بخش آواز کو پہنچاتا تھا کہ

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے

یہ تھے اس کے بڑے بڑے جرم۔ اس کے علاوہ اس کے کچھ اور جرم بھی تھے یعنی خوش خلقی، مہمان نوازی، خوش گفتاری، ہمدردی بنی نوع انسان وغیرہ

اس راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے کا نام تھا ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی جو کہ امیر جماعت احمدیہ میرپور خاص سندھ تھے۔ اس کا نام والدین نے عبدالمنان رکھا لاریب وہ عبد منان تھا وہ خدا کی صفت منان کا مظہر تھا حسن و احسان کے اس پیکر کے ہر عمل سے اس صفت کا اظہار ہوتا تھا۔ میرپور خاص شہر کے امراء سے لے کر صحرائے تھر کی کٹیا میں رہنے والے تک اس سے فیض پاتے تھے۔ شہید کے بارے میں اگر سب کے خیالات جمع کئے جائیں تو ایک کتاب بن جائے ہزاروں لوگ ہیں جن سے کوئی نہ کوئی حسن سلوک کا معاملہ کیا ہوا تھا۔

میرا نواسہ بعمر 5 سال معدہ کی بیماری کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میرپور خاص میں داخل تھا۔ اس کا معالج جو بچوں کا ڈاکٹر تھا اس بات پر مصر تھا کہ بچے کی بڑی آنت کا آپریشن ہوگا۔ آپ کمرے میں آئے اور میری بیٹی سے بچے کا حال پوچھا اور یہ بھی پوچھا کہ واقف زندگی کا بیٹا ہے۔ پھر چارٹ پر جہاں اس ڈاکٹر نے آپریشن لکھا تھا کہ کل ہوگا آپ نے نوٹ دے دیا کہ اس کا آپریشن نہیں ہوگا۔ وہ ڈاکٹر آیا اور نوٹ دیکھ کر کچھ ناراض سا ہوا۔ آپ نے ہمیں بتایا کہ اتوار کو کراچی سے بچوں کا ڈاکٹر آئے گا اس کو دکھائیں گے چنانچہ اس ڈاکٹر کو جب تفصیل بتائی گئی تو اس نے فوراً کہا کہ یہ معمولی کیس ہے اور معمولی علاج سے اللہ تعالیٰ نے شفاء دے دی۔

آپ نے فرمایا کہ اگر آپریشن ہوتا تو بیس تیس ہزار روپے بھی لگتے ہیں اور مزید پیچیدگیاں بھی پیدا ہو سکتی تھیں یہ صرف انہوں نے ایک واقف زندگی کے لئے کیا۔

یوں تو تمام اخلاق فاضلہ کے آپ حامل تھے۔ مگر احمدیت سے پیار۔ وفاداری و خلافت سے محبت و وفا، خادمان دین سے محبت اور احباب جماعت سے محبت تو ان کی فطرت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ گویا خمیر میں گوندھ دی گئی ہیں۔

اس پیارے امیر سے آخری ملاقات 7 ستمبر 2008ء کو نماز فجر کے بعد ہوئی۔ آج بھی وہ چہرہ نظروں کے سامنے آجاتا ہے۔ نماز فجر کے بعد ہر اتوار کو مشاورتی کمیٹی کا اجلاس ہوتا تھا جس میں دعوت الی اللہ اور تربیت نومبائعین کا ایجنڈا زیر غور ہوتا تھا۔ اس دن بھی محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب نے میٹنگ کی صدارت کی۔ بڑے ہشاش بشاش تھے اکثر میٹنگ کے بعد جماعتی ترقی، ملکی حالات اور جماعتی حالات کے متعلق گفتگو ہوتی رہتی تھی۔

محترم ڈاکٹر صاحب کا ذکر خیر پہلے بھی لوگ کر چکے ہیں اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے کیونکہ وہ انسان ہی ایسا تھا کہ ہر کوئی اس کا گرویدہ تھا۔ چند روز پہلے میں ڈاکٹر صاحب شہید کے ایک دوست سے ملا۔ اس نے برملا آپ کے بارے میں سندھی زبان کے شاعر عبداللطیف بھٹائیؒ کا ایک شعر سنایا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ”ہر پرندہ ہنس نہیں ہوتا اور ہر انسان ایک جیسا نہیں ہوتا کچھ انسان ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے حسن اخلاق سے قومیں حصہ پاتی ہیں“۔

وہ دوست کہنے لگا کہ وہ شخص فرشتہ تھا اور میں جماعت کے لوگوں سے کہا کرتا تھا کہ یہ فرشتہ ہے مگر رہتا زمین پر ہے اس کی قدر کرو۔ بے شک وہ ہیرا قدر کرنے کے قابل تھا۔

اے قادر و توانا خدا تو ہر آن اس شہید کے درجات بلند کرتا چلا جا اور اس نے جو قربانی دی ہے اس کے بہترین ثمرات جو تیری بے پایاں رحمت میں لپٹے ہوئے ہوں ان کے لواحقین اور جماعت کو عطا کر۔


پرسکون ماحول وسیع پارکنگ
گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ایئر کنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258


# اطلاعات و اعلانات

## سانحہ ارتحال

مکرم محمد اعظم لسکانی صاحب معلم وقف جدید (ر) نصیر آباد رحمٰن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ زبیدہ خانم صاحبہ بعمر 58 سال مورخہ 30 اگست 2010ء کو تقریباً 6 ماہ بیمار رہنے کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اسی روز بعد نماز عشاء محترم اللہ بخش صادق صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے نماز جنازہ نصیر آباد غالب کے سامنے والی گراؤنڈ میں پڑھائی۔ مرحومہ بفضل اللہ تعالیٰ موصیہ تھیں۔ لہٰذا بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صدر صاحب عمومی نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے خوش اخلاق، ملنسار، مہمان نواز، محلہ میں ہر دلعزیز اور صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ ساری زندگی خاکسار کے فیلڈ میں رہنے کے باعث مرحومہ نے نہایت عمدہ طریق پر اپنی اولاد کی تربیت کی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں خاکسار کے علاوہ 5 بیٹے اور 5 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ خدا کے فضل سے 2 بیٹے اور 4 بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے نیز ان کی خوبیاں ان کی اولاد بھی اپنانے والی ہو۔ آمین

## پتہ درکار ہے

مکرمہ شبانہ ناز صاحبہ زوجہ مکرم منظور احمد بزمی صاحب وصیت نمبر 46783 نے مئی 2005ء کو مکان نمبر CSQ/55 کالونی ٹیکسٹائل ملز اسماعیل آباد ملتان سے وصیت کی تھی ان کا جون 2008ء تک دفتر وصیت سے رابطہ رہا ہے اس کے بعد تا حال ان کا دفتر وصیت سے رابطہ منقطع ہے اگر موصیہ صاحبہ خود یا ان کے عزیز و اقارب یہ اعلان پڑھیں تو براہ کرم دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

مکرم ڈاکٹر سید مبارک احمد صاحب ولد سید عبدالستار صاحب وصیت نمبر 25329 ساکن لاہور کا دفتر وصیت سے رابطہ نہ ہے اگر موصی صاحب خود یا ان کے عزیز و اقارب یہ اعلان پڑھیں تو براہ کرم دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔ یا معین ایڈریس سے دفتر کو مطلع کریں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

## درخواست دعا

مکرم حمید الدین صاحب خوشنویس ناصر آباد شرقی ربوہ کی ناک کا آپریشن PIMS اسلام آباد میں ہوا تھا۔ اب اس میں پیچیدگی پیدا ہوگئی ہے۔ نیز دیگر عوارض بھی لاحق ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ موصوف کو ہر پیچیدگی سے بچاتے ہوئے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

# ضرورت محررین درجہ دوم

صدر انجمن احمدیہ میں محرر کے طور پر ملازمت کے خواہشمند احباب کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ

1۔ امیدوار کی عمر 25 سال سے کم ہونی ضروری ہے اور امیدوار کی تعلیم کم از کم انٹرمیڈیٹ ہونی چاہئے اور انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں کم از کم 45 فیصد نمبر حاصل کئے ہوں یعنی 495/1100 ہونے ضروری ہیں۔

2۔ امیدوار کیلئے (In Page) اردو کمپوزنگ کا جاننا ضروری ہے۔

3۔ صرف وہ امیدوار ملازمت کے اہل ہوں گے جو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے محررین کیلئے لئے جانے والے امتحان اور انٹرویو میں پاس ہوں گے۔

4۔ صرف وہ امیدوار ملازمت میں لئے جائیں گے جو فضل عمر ہسپتال کے میڈیکل بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گے۔

5۔ جو دوست صدر انجمن احمدیہ میں بطور محرر ملازمت کے خواہشمند ہوں اور مندرجہ بالا شرائط پر پورے اترتے ہوں وہ درخواست دے سکتے ہیں۔ ان کیلئے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے 15 ستمبر 2010ء کو امتحان کا انعقاد کیا جائے گا۔

## نصاب امتحان کمیشن

**ہر جزو میں کامیاب ہونا لازمی ہے**

6۔ امتحان کا نصاب مندرجہ ذیل ہے۔

☆ قرآن مجید ناظرہ مکمل، پہلا پارہ باترجمہ

☆ چالیس جواہر پارے،

ارکان...... نماز مکمل باترجمہ

☆ کشتی نوح، برکات الدعا، عام دینی معلومات

☆ مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ

☆ نظم از درثمین، شان......

☆ انگریزی بمطابق معیار انٹرمیڈیٹ

☆ حساب بمطابق معیار میٹرک، عام معلومات

☆ امیدوار کا خوشخط ہونا لازمی ہوگا اور اردو InPage کمپوزنگ میں رفتار کم از کم 25 الفاظ فی منٹ ہونی چاہئے۔

7۔ تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والوں کا انٹرویو ہوگا ملازمت کیلئے انٹرویو میں کامیابی لازمی ہے۔

8۔ تحریری امتحان اور انٹرویو دونوں میں کامیابی کی صورت میں امیدوار کو فضل عمر ہسپتال ربوہ سے طبی معائنہ کرانا ہوگا اور صرف وہی امیدوار ملازمت کے اہل ہوں گے جو فضل عمر ہسپتال ربوہ کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گے۔

(ناظر دیوان)

ربوہ میں سحر وافطار 8 ستمبر

| | |
|---|---|
| انتہائے سحر | 4:24 |
| طلوع آفتاب | 5:45 |
| زوال آفتاب | 12:06 |
| وقت افطار | 6:27 |

# خبریں

## سیلابی ریلہ میہڑ شہر کے حفاظتی بند سے ٹکرا گیا

سیلابی ریلہ دادو کی سب سے بڑی تحصیل میہڑ کے حفاظتی بند سے ٹکرا گیا ہے۔ دوسری جانب لاڑکانہ کے شہر شہدادکوٹ میں سیلاب کا خطرہ ٹل جانے کے بعد شہریوں کی واپسی کا عمل جاری ہے۔ ضلع دادو میں سیلاب کے باعث تین تحصیلیں میہڑ، خیرپور ناتھن شاہ اور جوہی شدید متاثر ہوئی ہیں۔ میہڑ شہر میں سیلاب کے خدشہ کے پیش نظر شہریوں کی محفوظ مقامات پر منتقلی کا سلسلہ جاری ہے۔

## سیلاب سے متاثرہ ہر خاندان کو عید سے پہلے 20 ہزار روپے ملیں گے

وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات نے کہا ہے کہ وزارت خزانہ صوبوں کی مشاورت سے سیلاب متاثرین کیلئے اضافی وسائل اکٹھے کرنے کیلئے فارمولہ تیار کرے گی۔ متاثرہ خاندانوں کے سربراہ کو عید سے قبل 20 ہزار روپے فوری طور پر ادا کئے جائیں گے۔ مشترکہ مفادات کونسل نے 13 رکنی نیشنل ڈیزاسٹر اوور سائٹ مینجمنٹ کونسل کی باقاعدہ منظوری دے دی ہے جو متاثرین سیلاب میں تقسیم کی جانے والی امداد کی تقسیم کے کام کی نگرانی کرے گی۔

## ربوہ میں غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ

ربوہ اور گردونواح کے علاقوں میں شدید لوڈشیڈنگ کا سلسلہ جاری ہے لیکن کچھ عرصہ سے غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ مقررہ اوقات کے علاوہ گھنٹوں بجلی بند ہونے سے کاروبار زندگی معطل ہو کے رہ گیا ہے۔ گرمی اور حبس کے ان دنوں میں عوام سخت پریشان ہیں۔ چھوٹے بچے، طلباء، ملازمت اور کاروبار کرنے والے غرض ہر طبقہ زندگی اس بجلی کی مستقل بندش سے بے حال ہے۔ واپڈا حکام سے اپیل کی جاتی ہے کہ اگر ضروری ہے تو دیگر شہروں کی طرح اعلانیہ لوڈ شیڈنگ صرف مقررہ اوقات میں ہی کی جائے۔

ضرورت مینجر

ہمیں اپنی فیکٹری میں GM
کو ASSIST کرنے کے لئے
ایک مینیجر کی ضرورت ہے۔

تنخواہ کے لئے اچھا پیکج

رابطہ: 0333-5822880

الفضل روم کولر

جستی کولر، گیزر، گیس اوون، واٹر کولر آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔

ہر کمپنی کا AC خریدیں اور ہمارے منظور شدہ ڈیلر سے فٹ کروائیں۔ گیس اوون، AC سروس اور مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔ AC کے لئے سٹیبلائزرز بھی دستیاب ہیں۔ ہر قسم کا واٹر پمپ اور بورنگ کا کام بھی کیا جاتا ہے۔

نوٹ: کولر، گیزر، گیس اوون۔ ہر قسم کا AC پرانا نئے کے ساتھ تبدیل کروائیں۔ نیز ہر قسم کی موٹر وائنڈنگ کروائیں۔

فیکٹری: 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک
ٹاؤن شپ لاہور موبائل: 0300-4026760
فون نمبر: 042-5114822,5118096

DANK Communication
Sales & Service.
Owais Khan
0321-7350193
0321-2778417
Latest Security Camera. Fax Machines.
Telefone exchange Speaker System.etc
we deals in all the Cities of sindh and Punjab
Sub Office 25-C Lower Mall Lahore
Head Office Main Shahrh Faisal Opp Awami Markaz Karachi.

ہر کمپنی کے سپلٹ یونٹ مارکیٹ سے بارعایت خرید فرمائیں

احمدی احباب کیلئے انسٹالیشن پر خصوصی رعایت

فریج - فریزر - واشنگ مشین
T.V - گیزر - ائرکنڈیشنر
سپلیٹ - ٹیپ ریکارڈر
موبائل فون دستیاب ہیں

عثمان الیکٹرونکس

7231681
7231680
7223204

طالب دعا: نعم اللہ

1 - لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S
HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S
HAROON'S HAROON'S HAROON'S
HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S
HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S
HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S
HAROON'S HAROON'S HAROON'S
Islambad Pndi Lahore

اکسیر بلڈ پریشر

ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے

NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء

احمد ڈینٹل کلینک

ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

نورتن جیولرز ربوہ

فون گھر 6214214
فون دکان 6216216
047-6211971:

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل
طالب دعا: میاں عبدالسمیع، میاں عمر سمیع، میاں سلمان سمیع
81-A سٹیل شیٹ مارکیٹ لنڈا بازار لاہور
Mob:0300-8469946-0302-8469946
TeL:042-7668500-7635082

لاہور کے تمام علاقوں ڈیفنس ویلنشیا اور جوہر ٹاؤن وغیرہ میں کوٹھیوں اور پلاٹس کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ

عمر اسٹیٹ

فون: 0425301549-50-042-8490083
موبائل: 042-5418406-7448406-0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
طالب دعا: چوہدری اکبر علی

FD-10

راستوں کو صاف رکھنا بھی انسانیت کی خدمت ہے

حکیم منور احمد عزیز
چک چٹھہ حافظ آباد والے
دارالفتوح شرقی ربوہ

فون 0476214029 موبائل: 03346201283

مکان کرایہ پر دستیاب ہے

محلہ دارالفضل میں مکان نمبر 38/1 بالکل نیا تعمیر شدہ مکان تین بیڈ روم مع ڈرائنگ روم، تین اٹیچ باتھ، کچن سٹور ٹی وی لاؤنج ہر کمرے میں بڑی الماریاں ٹی وی لاؤنج میں ٹی وی الماری کچن میں کیمنٹ وغیرہ سب کچھ ایک عدد گیراج اور صحن بھی۔ کرایہ پر دستیاب ہے۔

برائے رابطہ
0476211901
03137768818
03314823789